مسجد کی طرف نہیں بلکہ سینماؤں کی طرف دوڑتے ہیں۔ ترکی میں صبح کے بعد شام کو پھر زلزلہ آیا۔ مگر اس وقت بھی سینما ہال بھرے ہوئے تھے۔ اور صرف ایک ہال میں دو سو افراد زلزلے سے تباہ ہوئے۔ کیا صبح کا تازیانہ بھی انہیں جھنجھوڑ نہ سکا تھا ؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شقاوت اور بدبختی کے تسلط کا اگر یہی عالم رہا تو شاید اسرافیل کی سیٹیاں بھی ہمیں خواب غفلت سے بیدار نہ کر سکیں۔ اور یہ زلزلے اور طوفان تو خود مخبر صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قیامت کے لوازم ہیں۔ قدرت کی تلوار جب نیام سے باہر ہو جائے (والعیاذ باللہ) تو دنیا بھر کے ہلال و صلیب کی سوسائٹیاں اور امدادی ادارے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تلوار چلانے والے کے دامن میں پناہ لو ورنہ بالآخر تمہارا نام و نشان تک اس عالم خاکی سے مٹا دیا جائے گا۔ جابر اور قاہر قومیں تم سے پہلے یہاں آباد تھیں مگر اب ان کی بھنک بھی تمہارے کانوں میں نہیں پڑتی۔

وکم اھلکنا قبلھم من قرنٍ ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا۔	ہم نے ان سے پہلے کئی جماعتیں ہلاک کیں تم ان میں سے کسی کی آہٹ پاتے ہو یا سنتے ہو ان کی بھنک۔

سنا ہے انہیں دنوں ترکی کا ایک وفد پاکستان کا دورہ اس غرض سے کر رہا ہے۔ کہ یہاں "خاندانی منصوبہ بندی" کے کام کا جائزہ لے کر اسے اپنے ہاں اپنائے۔ مگر قدرت کی طرف سے اس عذاب کی شکل میں جو "منصوبہ بندی" ہوئی ۔۔۔ کاش! اس قدرتی پلاننگ سے ہماری آنکھیں کھل جائیں۔ اور وفد جن لوگوں سے سبق سیکھنے آیا ہے سبق دینے والوں کو خود اس "حادثہ فاجعہ" سے سبق مل جائے کہ "قانونِ پاداشِ عمل" سب سے بڑی منصوبہ بندی ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے۔ اللھم لا تھلکنا فجاۃً واذا اردت بقوم فتنۃً فاقبضنا غیر مفتونین۔

الحمد للہ کہ الحق نے اپنی زندگی کا پہلا سال پورا کیا۔ ہزار ہزار حمد و ستائش کہ اس ذات بے ہمتا نے توقع سے بڑھ کر الحق کو شرفِ قبولیت بخشا اور وہ دستگیری کی جو خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔ الحق اس وقت جاری کیا گیا تھا کہ سوائے رحمتِ حق کے امیدواری اور کوئی سہارا نہ تھا۔ اور نہ اب ہمارا دوسرا کوئی وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ گو زمانے کا رخ تیزی سے بدل رہا ہے۔ دین کی بجائے دنیا اور یادِ آخرت کی بجائے غفلت اور بغاوت نے لے لی ہے۔ یقیناً باطل اور الحاد کے طوفان

میں الحق کا چراغ جلانا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اندھیروں کی اس یلغار میں دینِ حق کے یہ اکا دکا دیئے بھی روشن نہ ہوں تو بھٹکتی ہوئی اور راہِ حق سے ڈگمگاتی ہوئی انسانیت کا انجام آخر کیا ہوگا۔؟ یاد رکھئے اس وقت دینِ حق جس ابتلاء اور آزمائش میں گرا ہوا ہے۔ باطل نے جس طرح سینہ سپر ہو کر "دینِ حنیفیہ" کو للکارا ہے۔ اس سے بڑھ کر اسلام پر کوئی نازک لمحہ نہیں آیا ۔۔۔ ملتِ مسلمہ کہاں جا رہی ہے۔؟ اس کا انجام کیا ہوگا۔؟ کیا اپنے ملی اور دینی مدرسہ سے ہمارا کوئی جوڑ اور رشتہ باقی رہ سکے گا۔؟ ان تمام سوالات کا فیصلہ تھوڑی مدت میں ہونے والا ہے۔ تمام عالمِ اسلام اور ملتِ مسلمہ کے قلوب و اذہان مادیت پرستی اور خدا فراموشی کے نرغے میں ہیں۔ ان حالات میں ہماری ذمہ داریاں کتنی بڑھ جاتی ہیں۔؟ اس کا جواب ہر دلِ دردمند اور حساس مسلمان کو سوچنا ہے۔ دارالعلوم نے الحق کی شکل میں روشنی کا جو دیا جلایا۔ الحمدللہ اسکی کرنیں ایک سال سے پھیل رہی ہیں۔ کوئی تجارتی یا کاروباری مقصد اس کی پشت پر نہیں۔ اشاعتِ حق اور اغیار و اشرار سے قرآن و سنت کی حفاظت اس کا مقصد اولین و آخرین ہے۔ اس پاکیزہ مقصد کی تکمیل کے لئے آپ پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ الحق کے ساتھ اس کے قارئین کا تعلق اور رابطہ خریداری بیع و شراء کا نہیں۔ بلکہ ایک مشن اور فریضۂ دین میں تعاون کی حیثیت سے ہونا چاہیئے۔ ہمارا عزم ہے کہ ہر حال میں یہ چراغ روشن رہے۔ تیل نہ ہو تو خونِ جگر سے اسے جلائیں۔ تاہم قارئین، فضلاء دارالعلوم اور عام مسلمانوں کے تعاون کے بغیر یہ کام نہ ہو سکے گا۔ اس روشنی کے برقرار رکھنے اور اسے زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے لئے آپ سب کا بھرپور تعاون ضروری ہے۔ خود بھی خریدار بنیں۔ اور اپنے حلقۂ تعارف سے اتنے خریدار مہیا فرمادیں کہ الحق دارالعلوم کے متوکلانہ بجٹ پر بار نہ ہو اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر زیادہ سے زیادہ ظاہری و معنوی رعنائیوں کے ساتھ آپکی خدمت میں پہنچتا رہے۔ خدانخواستہ اگر ہماری غفلت، بے پرواہی، اور ذمہ داری سے گریز کی وجہ سے یہ آوازۂ حق مضمحل اور کمزور ہو تو اسکی بازپرس میں آپ اور ہم سب شریک ہوں گے ۔۔۔۔

۔۔۔۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

اس پرچہ کے ساتھ الحق کی پہلی جلد کے مضامین اور مضمون نگاروں کی مکمل فہرست بشکل ضمیمہ ارسال ہے جو حضرات فائل رکھنا چاہیں اسے جلد کی ابتداء میں لگوالیں۔